S-1996_6_237_244

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6 ایس سی آر

جوہر سنگھ

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگران

13 ستمبر 1996

ایم۔کے۔مکھرجی اور ایس۔پی۔کردوکر، جسٹسز

سروس کا قانون:

تقرری-اپیل کنندہ اکاؤنٹنٹ اور اہل کے عہدے کے لیے امتحان میں مناسب اجازت حاصل کرنے کے بعد حاضر ہوا-اس کی امیدواریت ایل ڈی سی ہونے اور تنظیمی نااہلی کی بنیاد پر منسوخ کر دی گئی تھی-منعقد کی گئی، امیدواری کو منسوخ کرنا غیر قانونی-اسی طرح کے دیگر افراد کو پیش ہونے کی اجازت دی گئی-اپیل کی مخالفت کرنے میں متضاد اور متضاد موقف صرف اپیل کنندہ کے دعوے کو روکنے کے لیے ہیں-اپیل کنندہ کامیاب قرار دیے جانے پر تمام نتیجہ خیز فوائد کا حقدار ہے۔

اپیل کنندہ، جو وزارت مواصلات کے تحت اتر پردیش سرکل کے سیونگ بینک کنٹرول آرگنائزیشن (ایس بی سی او) کا ملازم ہے، پوسٹ آفس اور ریلوے میل سروس میں اکاؤنٹنٹس کی تقرری کے لیے منعقدہ امتحان میں حاضر ہوا اور اہل ہوا۔اہل ہونے کے باوجود انہیں اکاؤنٹنٹ کے طور پر کوئی تقرری نہیں ملی لیکن دوسری طرف انہیں اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل، نئی دہلی نے 23 جولائی 1993 کو اے ڈی ڈی ایس (بھرتی) کو لکھے گئے خط کے ذریعے آگاہ کیا۔یو پی سرکل کہ چونکہ اپیل کنندہ ایس بی سی او میں لوئر ڈویژن کلرک (ایل ڈی سی) کے طور پر کام کر رہا تھا، اس لیے وہ مذکورہ امتحان میں شرکت کا اہل نہیں تھا اور اس کی امیدواری کو فوری طور پر منسوخ کر دیا جائے۔اپنی امیدواری کی منسوخی کے خلاف اپیل کنندہ کی نمائندگی کو ڈائریکٹر جنرل آف پوسٹ، نئی دہلی نے مسترد کر دیا تھا، اپیل کنندہ نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل سے رجوع کیا۔ٹریبونل کے سامنے مدعا علیہ نے اپیل گزار کے دعوے کو 23 جولائی 1993 کے خط میں مذکور بنیاد پر اور اس بنیاد پر بھی چیلنج کیا کہ ایس بی سی او کے معاونین کے کیڈر کو پی او اور آر ایم ایس سے الگ کیا گیا تھا۔ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہان نے ان کی امیدواری کو منسوخ کرنا جائز نہیں تھا اور 23 جولائی 1993 کے حکم کو کالعدم قرار

دے دیا۔لیکن ٹریبونل نے تقرری کی بنیادی راحت اس وجہ سے نہیں دی کہ ایس بی سی او کے معاونین کے کیڈروں کو ان پی او اور آر ایم ایس سے الگ کر دیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ نے اپیل میں اس عدالت کا رخ کیا۔ جواب دہندگان نے اس بنیاد پر مقابلہ کیا کہ اپیل کنندہ اہل نہیں تھا کیونکہ وہ ایل ڈی سی تھا اور یہ کہ اجازت نادانستہ طور پر دی گئی تھی کیونکہ کیڈروں کی علیحدگی کی وجہ سے اپیل کنندہ امتحان میں شرکت کے لیے تنظیمی طور پر نااہل تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

پکڑو:.1 جواب دہندگان نے مختلف اور متضاد موقف اختیار کیے ہیں اور صرف اپیل کنندہ کے دعوے کو روکنے کے لیے واضح طور پر غلط اور جھوٹے بیانات دیتے ہوئے حلف نامے دائر کیے ہیں۔(242-اے)

.2 اپیل کنندہ کی امیدواری کی منسوخی اس بنیاد پر کہ وہ ایل ڈی سی (ایس بی سی او) تھا بے بنیاد ہے جو خود 23 جولائی 1993 کے خط سے ظاہر ہوتا ہے، جس میں مدعا علیہ نے اپیل کنندہ کے عہدہ کا ذکر ایل ڈی سی کے بجائے پی اے کے طور پر کیا تھا، ساتھ ہی 29 مارچ 1996 کو مدعا علیہ کی طرف سے اس عدالت میں دائر حلف نامے سے بھی جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ سیونگ بینک کنٹرول آرگنائزیشن میں پوسٹل اسسٹنٹ تھا۔(242-بی-سی)

.3 امتحان میں حاضر ہونے کے لیے اپیل کنندہ کی تنظیمی نااہلی کی درخواست بھی بے بنیاد ہے، کیونکہ مدعا علیہ نے ایس بی سی او کے دو پی اے کو اکاؤنٹنٹ کے طور پر تقرری کے لیے سال 1993 میں منعقدہ امتحان میں شرکت کی اجازت دی تھی۔لہٰذا، مدعا علیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کو کیڈروں کی علیحدگی کی وجہ سے امتحان میں حاضر ہونے سے نااہل قرار دینے کے اصول اور سرکلر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔(242-H؛243-جی)

4 ۔23 جولائی 1993 کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور جواب دہندگان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپیل گزار کو پی او اور آر ایم ایس میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے کے لیے 22 مئی 1992 کو منعقدہ امتحان میں کامیاب قرار دیے جانے کے نتیجے میں تمام فوائد فراہم کریں اور اس ہدایت کی تعمیل 31 اکتوبر 1996 تک کرنی ہوگی۔(244-اے-بی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 11929۔

1994 کے او اے نمبر 403 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، الہ آباد کے مورخہ 23.2.96 کے فیصلے

اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس۔مرلی دھر اور محترمہ نیرو وید۔

جواب دہندگان کے لیے پی۔اے۔چودھری اور سی۔وی۔سبّا راؤ۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔کے۔مکھرجی، جسٹس۔خصوصی اجازت دی گئی۔فریقین کے لیے فاضل وکلاء کو سنا۔

ہر مادی وقت پر اپیل کنندہ وزارت مواصلات، محکمہ ڈاک، نئی دہلی کے تحت اتر پردیش سرکل کے سیونگ بینک کنٹرول آرگنائزیشن (ایس بی سی او) کا ملازم تھا اور اب بھی ہے۔مئی **1992** میں آگرہ ہیڈ پوسٹ آفس میں کام کرتے ہوئے وہ پوسٹ آفس (پی او) اور ریلوے میل سروسز (آر ایم ایس) میں اکاؤنٹنٹس کی تقرری کے لیے منعقدہ امتحان میں حاضر ہوئے۔اور پوسٹ آفس کے سینئر سپرنٹنڈنٹ، آگرہ ڈویژن، آگرہ نے اپنے خط نمبر **82**/امتحان/ پو اور آر ایم ایس/ اکاؤنٹنٹ/ **92** مورخہ **30** نومبر **1992** کے ذریعے انہیں مطلع کیا کہ انہوں نے اس عہدے کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے۔تاہم، اپیل کنندہ کو اس طرح کی اہلیت کے باوجود اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر کوئی تقرری نہیں ملی اور اس کے برعکس، **26** اگست **1993** کو، اسے **23** جولائی **1993** کو ایک خط کی کاپی موصول ہوئی جو ڈائریکٹر جنرل (پوسٹس)، نئی دہلی کے دفتر میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل، شری اے کے کوشل نے چیف پوسٹ ماسٹر جنرل، یو پی سرکل کے دفتر سے منسلک اے ڈی او ایس (ریکٹ)، شری جگد مبا سنگھ کو بھیجا تھا، جس میں اسے بتایا گیا تھا کہ وہ (اپیل کنندہ) ایس بی سی او میں بطور ایل کے کام کر رہا ہے۔ڈی سی (لوئر ڈویژن کلرک) وہ پی او اور آر ایم ایس اکاؤنٹنٹ کے امتحان میں بیٹھنے کا اہل نہیں تھا اور اس کی امیدواری فوری طور پر منسوخ کی جا سکتی ہے، چونکہ اس خط میں اس اپیل پر ایک اہم سماعت ہے اس لیے ہم اسی کا حوالہ دیتے ہیں:

"اے۔کے۔کوشل

اسسٹنٹ۔ڈی آئی آر۔جنرل۔(ایس پی این)

II-141-230/92-ایس پی بی

23.7.93

پیارے شری سنگھ،

براہ کرم اپنے ڈی او خط نمبر بھرتی۔/ایم-**67**/مئی-**92**/**3** کا حوالہ دیں۔تاریخ **4.5.93** شری جو ہر سنگھ، ایس بی سی او آگرہ ایچ پی او کی اکاؤنٹنٹ کے طور پر تعیناتی کے حوالے سے۔

.2 مادے کی جانچ کی گئی ہے۔ چونکہ شری جو ہر سنگھ ایس بی سی او میں ایل ڈی سی کے طور پر کام کر رہے تھے اس لیے وہ قواعد کے مطابق پی او اینڈ آر ایم ایس اکاؤنٹنٹ امتحان میں شرکت کے اہل نہیں تھے۔ شری جو ہر سنگھ کی امیدواریت فوری طور پر منسوخ کی جا سکتی ہے اور اس لیے انہیں اکاؤنٹنٹ کے طور پر تقرری کے لیے نہیں سمجھا جا سکتا۔

نیک خواہشات کے ساتھ،

آپ کا مخلص،

(اے کے کوشل)

شری جگدمبا سنگھ، A.D.O.S۔ (بھرتی۔)

او/ او چیف پوسٹ ماسٹر جنرل،

یو۔ پی۔ سرکل، لکھنؤ

کاپی کریں:

.1 پی ایم جی آگرہ علاقہ، آگرہ۔

,2 شری جو ہر سنگھ، پی اے (ایس بی سی او) آگرہ ایچ پی او۔ ممبر (ڈی)، محکمہ ڈاک، ڈاک بھون، نئی دہلی کو لکھے گئے اپنے خط کے حوالے سے جس کی تاریخ 28.3.1993 ہے۔

(اے کے کوشل)

اسسٹنٹ۔ ڈائریکٹر جنرل (ایس پی این)"

(زور دیا گیا)

اپنی امیدواری کی اس طرح کی منسوخی کے خلاف اپیل کنندہ نے ڈائریکٹر جنرل آف پوسٹس، نئی دہلی کے سامنے نمائندگی کی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں ایک اصل درخواست دائر کی۔ (سی ای ٹی) الہ آباد بنچ جس میں انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگرچہ 1983 میں ان کی ابتدائی تقرری ایس بی سی او میں ایل ڈی سی میں یکم اگست 1991 سے تھی لیکن وہ وہاں پوسٹل اسسٹنٹ (پی اے) کے طور پر کام کر رہے تھے اور انہیں اکاؤنٹنٹ کے طور پر تقرری کے لیے امتحان میں شرکت کی جو اجازت دی گئی تھی وہ نا اہل تھی اور عارضی نہیں تھی۔ اس لیے انہوں نے عرض کیا کہ جواب دہندگان امتحان میں کامیابی کے بعد اس عہدے پر تقرری کے لیے ان کے دعوے کو مسترد کرنے میں جائز نہیں تھے۔

درخواست کا مقابلہ کرتے ہوئے جواب دہندگان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اپیل کنندہ امتحان میں

شرکت کے وقت ایل ڈی سی کے طور پر کام کر رہا تھا۔ دوسری دلیل جوان کی طرف سے اٹھائی گئی تھی وہ یہ تھی کہ ایس بی سی او کے پی اے نے بھی اپنی ایک شناخت حاصل کر لی تھی جب اس (ایس بی سی او) کو یکم اگست 1991 سے ترقی کے ایک مختلف اور الگ چینل کے ساتھ دوبارہ منظم کیا گیا تھا جو انہیں موجودہ قواعد کے تحت پی او اور آر ایم ایس میں اکاؤنٹنٹ بننے کا حق نہیں دیتا تھا۔

درخواست کو نمٹاتے ہوئے ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ اگرچہ مقدمے کے تسلیم شدہ حقائق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کو غلطی سے اکاؤنٹنٹ کے طور پر تقرری کے لیے امتحان میں شرکت کی اجازت دی گئی تھی کیونکہ اس کا تعلق ایک علیحدہ کیڈر سے تھا، لیکن جواب دہندگان کو اس کی امیدواری کو منسوخ کرنے میں جائز نہیں ٹھہرایا گیا کیونکہ وہ ایک مخلص امیدوار تھا اور اس کی طرف سے کوئی خامی نہیں تھی۔ اس نے مزید مشاہدہ کیا کہ اس کے نوٹس میں کوئی قواعد یا سرکلر نہیں لائے گئے جس سے جواب دہندگان کو اپنی امیدواری کو منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ اس کے مطابق، ٹریبونل نے 23 جولائی 1993 کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا جس میں اپیل کنندہ کی بطور اکاؤنٹنٹ کی امیدواری اور اس کے مطابق کیے گئے تمام احکامات کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اس کے باوجود، ٹریبونل نے اپیل کنندہ کی طرف سے اس بنیاد پر مانگی گئی راحت نہیں دی کہ وہ ایس بی سی او کے معاونین کے کیڈروں کو ان پی او اور آر ایم ایس سے الگ کرنے کی وجہ سے اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر ترقی کے لیے نااہل ہو گیا تھا۔ مذکورہ حکم سے ناخوش اپیل گزار نے ایک نظرثانی درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ اس کی امیدواری کی منسوخی کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے بعد ٹریبونل نے اسے پی او اور آر ایم ایس میں اکاؤنٹنٹ کے طور پر مقرر کیے جانے کے نتیجے میں راحت سے انکار کرنا جائز نہیں تھا۔ تاہم ٹریبونل نے یہ مشاہدہ کرتے ہوئے درخواست کو مسترد کر دیا کہ کسی حکم کی ناقص استدلال کو بھی جائزے میں اسے الگ کرنے کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ لہذا یہ اپیل اپیل گزار کے کہنے پر کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ، ٹریبونل کے سامنے اٹھائے گئے تنازعات کا اعادہ کرتے ہوئے، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل مرلی دھرن نے اپیل کنندہ کے اس عدالت میں دائر کردہ ضمنی حلف نامے میں کیے گئے دعووں پر بھروسہ کرتے ہوئے کہا کہ جواب دہندگان کی یہ دلیل کہ ایس بی سی او کے پی اے پی او اور آر ایم ایس میں اکاؤنٹنٹس کے عہدے پر تقرری کے اہل نہیں تھے، واضح طور پر غلط تھی کیونکہ اگلے سال (1993) میں بھی ایس بی سی او کے پی اے کو مذکورہ عہدے کے لیے منعقدہ امتحان میں شرکت کی اجازت دی قابل تھی۔ مذکورہ بالا دلائل کی مخالفت کرتے قابل مدعا علیہان کی طرف سے پیش فاضل وکیل، مسٹر چودھری نے ٹریبونل کے اس نتیجے پر تنقید کی کہ اپیل کنندہ کی امیدواری کی منسوخی نامناسب تھی لیکن ٹریبونل کے دوسرے

نتیجے کی حمایت کی کہ اپیل کنندہ پی او اور آر ایم ایس میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے کا حقدار نہیں تھا، کیونکہ ایس بی سی او کی ایک الگ شناخت اور ترقی کا الگ چینل ہے۔

فریقین کے متعلقہ تنازعات کی تعریف کرنے کے لیے ہم نے ریبذ ریعیر ڈ پر موجود تمام مواد کو احتیاط سے دیکھا ہے اور ہم جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ جواب دہندگان نے صرف اپیل کنندہ کے دعوے کو روکنے کے لیے مختلف اور متضاد موقف اختیار کیے ہیں اور شری کوشل، جنہوں نے ان کی طرف سے حلف نامے دائر کیے ہیں، نے اس میں واضح طور پر غلط اور جھوٹے بیانات دیے ہیں۔

سری کوشل کے 23 جولائی 1993 کو لکھے گئے خط کی سرسری نظر سے (جو پہلے دوبارہ پیش کیا گیا تھا) یہ واضح ہے کہ مدعا علیہان کی طرف سے اپیل کنندہ کی امیدواری کو منسوخ کرنے کی واحد بنیاد یہ تھی کہ وہ ایس بی سی او میں ایل ڈی سی کے طور پر کام کر رہا تھا۔ اس حلف نامے میں جو شری کوشل نے 9 دسمبر 1995 کو اپیل گزار کی خصوصی اجازت کی درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے اس عدالت میں دائر کیا تھا، انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا:

"اس نے (اپیل کنندہ) اپنی درخواست میں غلط ذکر کیا (ظاہر ہے کہ امتحان میں شرکت کی اجازت کے لیے اس کی درخواست کا حوالہ دیتے ہوئے) کہ وہ پوسٹل اسسٹنٹ تھا اور نادانستہ طور پر اسے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی گئی۔ جب یہ محسوس ہوا کہ اسے دی گئی اجازت قواعد کے منافی ہے تو اسے صحیح طور پر منسوخ کر دیا گیا اور فطری طور پر وہ کسی نتیجے میں حاصل ہونے والے فوائد کا حقدار نہیں تھا۔"

یہ کہ جواب دہندگان کا مذکورہ موقف، جیسا کہ شری کوشل کے حلف نامے کے بذریعے پیش کیا گیا ہے، بے بنیاد ہے، سب سے پہلے 23 جولائی 1993 کے خط سے ہی ظاہر ہوگا، جس میں یہ اشارہ کرتے ہوئے کہ خط کی ایک کاپی اپیل گزار کو ارسال کی جا رہی تھی، اس کا عہدہ 'پی اے (ایس بی سی او) آگرہ ایچ پی او' کے طور پر دکھایا گیا تھا - نہ کہ ایل ڈی سی اور دوسرا، 29 مارچ 1996 کو اس عدالت میں دائر اپنے حلف نامے کے پیراگراف 3 میں شری کوشل کے درج ذیل بیان سے:

"یہ پیش کیا جاتا ہے کہ درخواست گزار سری جو ہر سنگھ سیونگ بینک کنٹرول آرگنائزیشن میں پوسٹل اسسٹنٹ ہیں۔"

چونکہ اپیل کنندہ جس عہدے پر فائز تھا اسے اس کی امیدواری کو منسوخ کرنے کی واحد بنیاد بنایا گیا تھا - جیسا کہ 23 جولائی 1993 کا خط واضح طور پر ظاہر کرتا ہے - ہماری مذکورہ بحث اس اپیل کی اجازت دینے کے لیے کافی ہوتی لیکن چونکہ بعد میں جواب دہندگان نے اپیل کنندہ کی تنظیمی نااہلی کو اس طرح کی

منسوخی کے لیے مزید بنیاد کے طور پر امتحان میں حاضر ہونے کے لیے لیا، ہم اس کا اشتہار دے سکتے ہیں۔ اس بنیاد کی تشہیر کرتے ہوئے شری کوشل نے 9 دسمبر 1995 کو دائر حلف نامے میں کہا ہے کہ:

" مزید یہ پیش کیا جاتا ہے کہ پوسٹل دستی حجم IV کے قاعدہ 273 کے مطابق پوسٹل اسسٹنٹ اور چھانٹنے والے اسسٹنٹ، ریلوے میل سروس پوسٹ آفس اور ریلوے میل سروس اکاؤنٹنٹس کے امتحان میں شرکت کے اہل ہیں۔ درخواست گزار کا تعلق پوسٹ آفس کے سیونگ بینک کنٹرول آرگنائزیشن یونٹ سے ہے اور اس لیے وہ مئی 1992 میں منعقدہ مذکورہ امتحان میں شرکت کا حقدار نہیں تھا۔ درخواست گزار (اپیل کنندہ) کو نادانستہ طور پر اجازت دے دی گئی کیونکہ اس نے اپنے درخواست فارم پر پوسٹل اسسٹنٹ، ایس بی سی او کے طور پر اپنا عہدہ لکھا تھا۔

(زور دیا گیا)

مذکورہ بالا اصول کے علاوہ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل، حکومت بھارت، وزارت مواصلات، محکمہ ڈاک کی طرف سے 26 جولائی 1991 کو جاری کردہ ایک سرکلر پر بھی انحصار رکھا گیا ہے، جس میں یکم اگست 1991 سے ایس بی سی او کی مجوزہ تنظیم نو کا حوالہ دیا گیا ہے، اور اس کے پیراگراف (VIII) پر خاص زور دیا گیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ " تنظیم نو کے نتیجے میں، ایس بی سی او کی الگ شناخت برقرار رکھی جائے گی اور پوسٹل اسسٹنٹ (ایس بی سی او) پوسٹ آفس کے پوسٹل اسسٹنٹ کے ساتھ متغیر نہیں ہوں گے "۔

جواب دہندگان کی مذکورہ بالا اضافی بنیاد اب تک یہ اپیل کنندہ کی بطور اکاؤنٹنٹ امیدواری کی منسوخی کا جواز پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے یہاں تک کہ اسے اس امتحان میں حاضر ہونے کی اجازت دی گئی تھی جس میں وہ کامیاب ہوا تھا۔ مذکورہ پیراگراف میں بیان کیا گیا ہے کہ اجازت 'نادانستہ طور پر' دی گئی تھی کیونکہ اپیل کنندہ نے اپنے درخواست فارم میں لکھا تھا کہ اس کا عہدہ پی اے، ایس بی سی او واضح طور پر غلط ہے کیونکہ جواب دہندگان کو دکھانے پر (جیسا کہ پہلے بحث کی گئی ہے) اپیل کنندہ اس عہدے پر فائز تھا۔ اس کے علاوہ، مذکورہ بالا قواعد وضوابط اور سرکلر کے باوجود، ایس بی سی او، اور ایا آفس کے دو پی اے، یعنی ستیہ پرکاش اور ایچ سی رام کو اکاؤنٹنٹس کی تقرری کے لیے سال 1993 میں منعقدہ پی او اور آر ایم ایس امتحان میں شرکت کی اجازت دی گئی تھی جیسا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے 23 فروری 1996 کو دائر کردہ ضمنی حلف نامے سے ظاہر ہوگا۔ یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہے کہ 29 مارچ 1996 کو بعد میں دائر کیے گئے حلف نامے میں، جس میں شری کوشل نے اپیل کنندہ کے مذکورہ بالا دعوے پر اختلاف نہیں کیا، اور نہ ہی اس بات کی کوئی وضاحت دی کہ مذکورہ بالا قواعد وضوابط اور سرکلر کے باوجود انہیں ایسی اجازت کیوں دی گئی۔

مذکورہ بحث کے لیے ہم 23 جولائی 1993 کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور جواب دہندگان کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ ان تمام فوائد کو عطا کریں جو اپیل کنندہ 22 مئی 1992 کو پی او اور آر ایم ایس میں اکاؤنٹنٹ کے عہدے کے لیے منعقدہ امتحان میں کامیاب قرار دیے جانے کے نتیجے میں حاصل کرنے کا حقدار ہوگا۔ اس ہدایت کی تعمیل 31 اکتوبر 1996 تک کی جانی چاہیے۔ اس طرح اپیل کی اجازت اخراجات کے ساتھ دی جاتی ہے، جس کی مقدار 5,000 روپے ہے۔

ایچ۔ کے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24